بندے ماترم

ٹریکٹ نمبر

پنجاب کا ہتھیا کانڈ

مرتبہ

آریہ گرنتھ رتناکر شہر بریلی

پہلا ایڈیشن ... ۴ قیمت ۶ پائی

قوم پرست پریس بریلی میں چھپا

(بلا اجازت کوئی صاحب قصد طبع نکریں)

بندے ماترم

غزل نمبر ۱

ظالم صفت حکومت تھی غضب خدا کا
لاکھوں ہمارے بھائی تو نہ کٹ دیے ہیں
بے زر کیا ہے ہم کو چندے و ٹیکس لیکر
پنجاب میں ہزاروں بچوں کو بھون ڈالا
بے جرم کا جو خون ہے سر پر چڑھا رہیگا
ہو ڈائر یا وہ مسٹر اوڈوائر کا ہو جرم
لو وقت کا سر پہ آ پہنچا ٹوٹ پڑنا
شان جلال باری قہر خدا کا نقشہ
ڈائر کا ہم جو ہوتے ہیں سپاہی آگے تم پھیر کرنا
تھا نقشہ قیامت اُس وقت جو ستم تھا
پیٹوں کے بل چلائے بچے ہیں گلی میں
نہیں رحم تیرا یہ بھی تیری حیلہ ہے

رعیت کو تو فنا ہی کرتے تھے نظر سے ڈاکا
شیریں کلامی کی ڈالا ہمیں پہ ڈاکا
بدلا خدا ہی دیگا اک دن تیری ادا کا
شیطان کی ہو خصلت یا تیر ہے قضا کا
کالا ہر ایک کہ لیں غم کا چھا رہیگا
وہ نقشہ جلیان کا آنکھوں کے آگے پھرنا
زخم جگر کا انکو پک پک کے ہو درد ہونا
بھائی کا ہو خون پیچھے بھائی ہیوں پکڑنا
وہ جانیں ہاں قرآن کا کشتی بچا کر ڈوبنا
پھر لیٹے اپنے جو خون سے پک پک کر نا
ہر قدم وقت پھر جلد جسم اور دھرنا
نقصان کی بجائے رعیت یہاں جگر کا

NATIONAL ARCHIVES LIBR

غزل نمبر ۲

پنجاب کا ہتھیا کانڈ

وہ شہید تیغ جفا ہوں میں جسے آسمان نے مٹا دیا
مرے منہ سے نکلی نہ آہ تک مجھے گولیوں سے اڑا دیا

وہ بہائیں خون کی ندیاں کہ پکارا عرش بھی الاماں
وہ پلٹ پلٹ کے ستم کیے کہ ہلاکو خان کو بھلا دیا

ہمیں جان نثار ہیں ہند کے ہمیں دلفگار ہیں ہند کے
ہمیں پاس مہر و وفا کا ہے انہیں جان دیکے دکھا دیا

کوئی بچہ کر نہ سنبھل سکا کوئی دوڑ کر نہ اچھل سکا
وہ سپوت پالے جوان تھے تہ خاک جن کو سلا دیا

کوئی کشتہ گشتہ پہ بے کفن کوئی لوٹ پوٹ تھا خستہ تن
جو کسی میں باقی رمق بھی تھی تو پلٹ کے چرکا لگا دیا

بھلا کون کرتا تھا حق رسی کہ سرہانے وحشی تھی بیکسی
جسے چاہا اوس کو دبا دیا جسے چاہا اوس کو جلا دیا

یہ غضب کسی کی شکایتیں بیان کس سے کرتے جاتے ہیں

کی جو ہندؤون نے چون چرا اونھین مار کر سُلا دیا

وہی لوگ ناز کے تھے پلے جو گلی مین پیٹ کے بل چلے

پڑی مار کوڑون کی اسقدر کہ تمام جسم سُجا دیا

وہ یتیم کرتے ہین زاریان ہین نصیب جنکو نہ جالیان

وہ گھرون مین روتی ہین عورتین جنھین ہائے بیوہ بنا دیا

یہان سب کو جان کا بیم ہے وہان مانٹگو اسکیم ہے

نہ تو صبر ہے نہ قرار ہے یہ بتائے تو ہمین کیا دیا

انھین یاد رکھنا خلیق تم کہین دل سے کرنا نہ انکو گم

یہ شہید قوم کے لال ہین انھین حق نے اتنا بڑھا دیا

غزل نمبر ۴

معلوم نہین ہے دنیا کو ہم کون ہین کیا کر سکتے ہین

چاہین تو حکومت کا بلکہ کا فیصلہ کر سکتے ہین

توحید کی دولت رکھتے ہین سمجھے نہ کوئی مفلس ہمکو

اک لمحہ مین حق کی طاقت سے باطل کو فنا کر سکتے ہین

اوس عزت کے ہم طالب ہین جو عقبے مین مل سکتی ہے

قربان جہان کی دولت کو ہم بہر خدا کر سکتے ہین
ہم مرنے کو آمادہ ہین پرواہ نہین ہے کچھ اسکی
ایجاد نیا گر آپ کوئی انداز جفا کر سکتے ہین
اس طرح سے کیا ہٹ جائیگا احساس صداقت دنیا سے
مانا کہ ہماری روحون کو وہ تن سے جدا کر سکتے ہین
تیتیس کروڑ انسانون کو کیا سمجھا ہے نادانون نے
یہ جوش ہین آکر دنیا مین اک حشر بپا کر سکتے ہین
حق کہنے سے کب ڈرتے ہین جو کہتے ہین وہ کرتے ہین
ہم قول کے اپنے پکّے ہین جو کچھ بھی کہا کر سکتے ہین
جو ظلم ہلال ہم پر وہ کرین ہم شوق سے ہاکر اسکو سہین
دنیا کو بتا دینگے قوم پہ ہم ہر چیز فدا کر سکتے ہین
کالے کالے کیا کہتے ہو جب کالے پھیل دھر دینگے
یاد رہے کالے کالے پھنکار سے سوا کر دینگے

غزل نمبر ۴

تبدیل گورنمنٹ کی رفتار نہ ہوگی
گر قوم اسہیوگ کو تیار نہ ہوگی

دشمن کیا سمجھو گے ہم زیر کریں گے
چیلنج اس نے توڑ کے اب اور گنیں گے
یہ وہ کورٹ اسیر وطن ہو گا پہلا جس میں
سرداری تاج ہم زر دولت کی بیڑیاں
پھینک کے سے خون سے سینچے تھیں ہم
پھول گئے ہیں الہٰی سلطان ہند
ہم ایسی حکومت کو مٹا دیتے [illegible]

ان ہاتھوں میں بندوق اور تلوار ہو گی
ان میں تمام قوم گرفتار ہو گی
جس میں بس گئے خدا جیل کی دیوار ہو گی
سو گئے زیور تن میں یہ جھنکار ہو گی
کھیتی وطن کی دوستو گلزار ہو گی
جس میں تسبیح و زنار ہو گی
جو غم میں ہماری بھی غمخوار ہو گی

غزل نمبر ۴

کچھ قدر دنوں میں ہو دی سے آبروئے اغیار کی

بیکس ہوں پر ہوں فی خطر نو جوانی
باغ جلیاں میں ہتھو پر چلائیں گولیاں
ہم غریبوں پر کئے جس نے ستم بے انتہا
آخر ہم بھی مٹ کے پائیں گے سراج
شہر عالم میں مچا دے گا اک نام کا
جس جگہ پر ہو جلسہ خاص ہر جواب [illegible]

دے رہے ہیں دھمکیاں بندوق اور تلوار کی
پیٹ کے بل بھی رینگایا ظلم کی حد پار کی
یاد بھولے گی نہیں اس ڈائر بدکار کی
پھر ہوئی اس دم حکومت ختم اسیر یار کی
خاک کر ڈالو تم جا جا کے ہر پتھر اخوار کی
آہ مر جائیں گے ہم جیل کی دیوار کی

جیل میں بھیجا ہمارے لیڈروں کو بےقصور
لارڈ ریڈنگ تجھکو اچھی پالیسی کی جہاد کی

خون مظلوماں کی سر ہوا تو گھر ہی جلیں
بچہ بچہ خون میں ڈوبا ہے آبرو افغان کی

اشعار نمبر

اے وطن مجھے گر کبھی ذرہ بھر کا شوق ہو
ہاتھوں میں تیغ ہند کی ہو گلے میں بھی طوق ہو

لغزش نہ کھاؤں جسم پہ آفت ہزار ہو
خدمت میں قوم کی یہ میرا سر نثار ہو

عزت کی دنیا اس مجھے اپنے ہتیار ہو
پھر مر جاؤں وطن کیلئے گر مجھکو دار ہو

وطن میں وطن کی ہر گھڑی گو سفر میں ہوں
جانے کیلئے ہی ہمیشہ سینہ سپر ہوں

حاکم کے بیان لکھتے سے جب قلم بند ہو
اٹھو ہند ہو میری ہی زبان پر ہمیشہ ہو

طاقت دے خدا ہند کو آزاد کرا دوں
دشمنوں کیلئے ہی کو یاد کرا دوں

فرہاد و قیس کا مجھے درجہ نصیب ہو
میرا وطن ہی یا خدا میرا حبیب ہو

دشمن کی گولیوں کا جسم جب ہو نشانہ
گانا ہو اندر تب بھی وطن کا ہی ترانہ

غزل نمبر ۷

وطن کیواسطے یہ جان گنوا دینگے ہم
تجھے کیوں شکن ستم سے ہوتی ہے جو رحم جانتے ہم

جسم ستم سہتا ہو کتنی ہی عمر کیا ہوتا
جسم کو شوق ہے ... کھلا دینگے ہم

ہم جئیں گے مصیبت ہی سہینگے لیکن
طوق گردن سے غلامی کا کھلا دینگے ہم

دوا نہ ظالموں کا کرینگے یہ بیڑا ہے لیا
تو کرو اور ستالو کہ نہ ارمان رہے
ہم تو روتے ہی ہیں اور بھی رو لینگے ذرا
تم تو انسان ہو انسان کی ہستی کیا ہے

عدل و انصاف کے اب پھول پھلا دینگے ہم
جھگڑا ہی ساری کسی روز بھلا دینگے ہم
یاد رہے تمکو بھی اک روز رولا دینگے ہم
اندر بھگوان کا آسن بھی ڈلا دینگے ہم

بندے ماترم

اعلان

ہمارے یہاں ہر قسم کی پولیٹیکل اور آریہ سماجک کتابیں اسٹیشنری بھی ہوں سوداگری ہوں ٹکٹ پیکج - لیڈران ملک کی تصاویر وغیرہ بکفایت ملتی ہیں - جلد آرڈر بھیجیے اور اپنا پتہ صاف اور صحیح لکھیے - ایک روپیہ سے کم کا وی - پی نہیں بھیجا جائیگا - کم کے منگانے والے کتابوں کی قیمت کے ٹکٹ مع ایک آنہ محصول کے ٹکٹ کے لفافہ میں رکھکر بھیجیں - کیونکہ وی - پی منگانے میں کم از کم پانچ آنہ خرچ ڈاک میں پڑتے ہیں -

ملنے کا پتہ

مشتہر پرشادی گپت منیجر آریہ گرنتھ رتناکر عالمگیری گنج شہر بریلی